بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ جو زیور لڑکی کو سسرال کی طرف سے یا اس کے والدین کی طرف سے مالک بنا کر پہنایا گیا ہے وہ اس کی ملکیت ہے جو اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء میں ان کے حصوں کے بقدر تقسیم ہوگا۔ اور جو زیور صرف استعمال کے لیے پہنایا گیا وہ پہنانے والے کی ہی ملکیت ہے، وہ جب چاہے واپس لے سکتا ہے۔ اور اگر زیور پہناتے وقت کوئی وضاحت نہیں کی گئی تو عرف و رواج میں جو دستور ہو اس کے مطابق عمل کیا جائیگا۔ اگر عرف میں مالک بنا کر پہنایا جاتا ہے تو مالک ہوگی وگرنہ دینے والے کو واپس دیا جائیگا۔

اس وضاحت کے بعد مرحومہ کی کل مملوکہ جائیداد (زیور، نقدی، جہیز میں دیا گیا سامان اور شوہر کی طرف سے دیا جانے والا حق مہر وغیرہ) سے اس کی تجہیز و تکفین کا خرچہ نکالا جائے پھر بقیہ مال سے اگر قرضے ہوں تو وہ ادا کئے جائیں اور پھر بقیہ مال کے ایک تہائی حصہ سے اگر اس نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو وہ پوری کی جائے۔ اس کے بعد بقیہ مال کے بارہ 12 حصے کئے جائیں جن میں تین 3 حصے شوہر کے، پانچ 5 حصے بیٹے کے اور دو 2، دو 2 حصے ماں اور باپ دونوں کے ہوں گے۔

فیصد کے اعتبار سے 25 فیصد شوہر کا، 41.66 فیصد بیٹے کا، 16.66 فیصد باپ کا اور 16.66 فیصد ماں کا حصہ ہے۔

تفصیل کے لیے ذیل کا نقشہ ملاحظہ فرمائیں:۔

	شوہر	والد	والدہ	بیٹا
عددی حصہ ←	3	2	2	5
فیصدی حصہ ←	25	16.66	16.66	41.66

Scanned by CamScanner

رہے حق مہر اگر ابھی تک ادا نہیں کیا گیا تو اس کی ادائیگی شوہر کے ذمہ لازم
ہے، جو مرحومہ کے کل ترکہ میں شامل ہوگی۔

(جهز ابنته بجهاز وسلمها ذلك ليس له الاسترداد منها ولا
لورثته بعده إن سلمها ذلك في صحته) بل تختص به (وبه يفتى)
(قوله: ليس له الاسترداد فيها) هذا إذا كان العرف مستمرا
أن الأب يدفع مثله جهازا لا عارية.
(حاشية ابن عابدين: كتاب النكاح، مطلب أنفق على معتدة
الغير، ٣/ ١٥٥، دار المعرفة، بيروت)

وإذا بعث الزوج إلى أهل زوجته أشياء عند زفافها،
منها ديباج فلما زفت إليه أراد أن يسترد من المرأة الديباج ليس
له ذلك إذا بعث إليها على جهة التمليك.
(الفتاوى العالمگيرية: كتاب النكاح، الفصل السادس، ١/ ٣٢٧، رشيدية)

والمهر يتأكد بأحد معان ثلاثة: الدخول والخلوة الصحيحة
وموت أحد الزوجين سواء كان مسمى أو مهر المثل حتى لا يسقط
منه شيء بعد ذلك إلا بالإبراء من صاحب الحق.
(الفتاوى الهندية: كتاب النكاح، بيان ما يتأكد به المهر، ٢/ ٥١٣، رشيدية)

(يبدأ من تركة الميت بتجهيزه ثم بدينه ثم وصيته ثم تقسم بين
ورثته).
(البحر الرائق، كتاب الفرائض، ٩/ ٣٦٩، رشيدية). فقط

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
٢٥/ ١٠/ ٣٠ھ

الجواب صحیح
یوسف افشانی
٢٥/ ١٠/ ٣٠ھ

الجواب صحیح
[illegible]
٢٥/ ١٠/ ٣٠